ماضی کے جھروکے سے

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری
ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان

مجلس احرار اسلام اور تحفظ ختم نبوت

۱۔۔۔۔۔۱۹۴۸ء میں مجلس احرار اسلام کے اکابر نے غیر سیاسی ہونے کا فیصلہ کیا۔
ان اکابر مرحومین کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، ضیغم احرار جناب شیخ حسام الدین صاحب امرتسری۔ مدبر احرار جناب ماسٹر تاج الدین صاحب لدھیانوی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۲۔۔۔۔۔۱۹۴۹ء میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ملتان میں دار المبلغین قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چونکہ مجلس احرار اسلام کا شعبہ تبلیغ پہلے کادیان میں تھا۔ اور پاکستان بننے کے بعد جماعت کے اکابر بھی تقسیم ہند کی اٹھا پٹخ کا شکار ہوئے تھے حالات سازگار نہ تھے۔ اپنی پونجی سنبھالنے میں دو سال لگ گئے۔ ادھر مرزائیوں نے ربوہ میں فرنگی اور مسلم لیگ کی سرپرستی میں کئی سو بیگھہ زمین حاصل کر کے مرزائیت کا ایک بڑا مرکز قائم کر لیا تھا۔ اس لئے بزرگوں نے رد مرزائیت کے لئے ربوہ میں یا ربوہ کے آس پاس جگہ حاصل کرنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر مرزائی نواز مسلم لیگی حکومت نے مجلس احرار کی ایک نہ چلنے دی۔ تب حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی نگرانی میں ملتان میں ہی شعبہ تبلیغ کی ابتداء کی گئی یوں دار المبلغین قائم ہوا جس میں حضرت مولانا محمد حیات صاحب اور حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب مجلس احرار کی نظامت میں تعنیات کئے گئے کہ یہی بزرگ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام رد مرزائیت کے موضوعات پر احرار کے مستند اور ماہر مناظر تھے۔ اور انہیں ان موضوعات پر زبردست کمانڈ حاصل تھی۔

۳۔۔۔۔۔ربوہ میں مرزائیوں نے مرکز بنانے کے بعد انگریز اور مسلم لیگ سے حاصل کئے گئے سرمائے کے بل بوتے پر پاکستان کے گوشے گوشے میں تبلیغ مرزائیت کا جال پھیلا دیا تو مجلس احرار اسلام نے اپنی خداداد جرات و بہادری شجاعت و بسالت اور ہمت و سرفروشی کی روداد رقم کرتے ہوئے ۵۲،۵۱،۵۰ء میں مرزائیوں کے خلاف بھرپور کام کیا اور ان کے تعاقب میں سندھ اور بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں بھی گئے جس کے نتیجے میں ۵۳ء میں ختم نبوت کی تحریک چلی تحریک نے جہاں مرزائیت کی کمر توڑ دی وہاں مسلم لیگی حکومت بھی زیروزبر ہوگئی۔ جس کی پاداش میں مجلس احرار اسلام کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا گیا۔ دفاتر بند، اثاثہ و ریکارڈ ضبط اور اکابر احرار جیل کی کال کوٹھڑیوں میں بند۔

ہم نے تمام عمر گزاری ہے اس طرح

۴۔۔۔۔۔ایک سال بعد اکابر احرار رہا ہوئے تو پھر آشیانے کے تنکے چننے لگے مگر وہ شاخ ہی نہ رہی جس پر آشیانہ

تھا۔ کالعدم مجلس احرار اسلام کے اکابر جمع ہوئے اور باہمی طویل مشاورت سے طے پایا کہ مجلس احرار اسلام کا شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت تو موجود ہے اسکو نئے سرے سے منظم کیا جائے۔ اور حضرت امیر شریعت کی نگرانی میں احرار کے کاز اور رد مرزائیت کا کام وسیع پیمانے پر کیا جائے چنانچہ اس فیصلہ کے بعد شعبہ تبلیغ، تحفظ ختم نبوت کے نام سے سرگرم ہو گیا۔

۵...... حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ مجلس احرار اسلام صوبہ پنجاب کے صدر تھے۔ انہیں اس شعبہ تبلیغ کے حساب کتاب کی نگرانی سپرد کی گئی۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت مولانا مرحوم ایک دستور مرتب فرما کے لے آئے۔ جس میں اس شعبہ کو مستقل جماعت کی حیثیت دینے کا اعلان کیا گیا۔ یہ گھڑی احرار ساتھیوں کے لئے بڑی اذیت ناک تھی۔ مگر ان کے پر کٹے ہوئے تھے۔ احرار خلاف قانون تھی۔ ساتھی کچھ نہ کر سکتے تھے۔ احرار دوہری پالیسی کی زد میں تھے۔ چنانچہ ۵۶ء میں حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی رہائش گاہ پر پانچ روز کی مسلسل کشمکش کے بعد شیخ حسام الدین صاحب، ماسٹر تاج الدین انصاری صاحب اور نواب زادہ نصر اللہ خان صاحب حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کی احرار سے عدم موافقت اور عدم موانست سے تنگ آکر الگ ہو گئے اور احرار کے آزاد ہونے کا انتظار کرنے لگے۔

۵۷ء میں سکندر مرزا...... سازش اور برطانوی و امریکی آقاؤں کی اشیر واد سے برسر اقتدار آیا تو کچھ ماہ کے لئے مجلس احرار اسلام واگزار ہو گئی۔ احرار کے اکابر نے جماعت کا باقاعدہ اجلاس طلب کیا جس میں تمام اکابر و اصاغر شریک ہوئے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور بھی اس موقع پر الگ نہ رہ سکے۔ یاد ماضی اور سنگت کا لطف انہیں ستانے لگا اور وہ پھر انہیں ایثار پیشہ سرفروشان احرار سے آملے۔ لیکن اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے، کے مصداق ۵۸ء میں ایوب خان مرحوم نے رافضی سکندر مرزا کا ایسا ٹیٹوا دبایا کہ اس غدار ابن غدار کی نیا ہی ڈوب گئی اور پھر کبھی نہ ابھر سکی۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمہ اللہ چین سے بیٹھنے والے بزرگ نہ تھے۔ جب مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر بھی سیل کر دیئے گئے۔ اور حکومت نے یہ کہ کر سیل کئے کہ یہ تو مجلس احرار کا ذیلی ادارہ ہے۔ تو مولانا مرحوم نے اس کی بحالی کے لئے صوبائی انتظامیہ سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا جس کے نتیجہ میں طے پایا کہ آپ "تعلیم القرآن" کے نام سے کام کریں اور اپنے "غیر احراری" ہونے کا ثبوت فراہم کریں۔ آپ کے "کردار" کو دیکھا اور آپ سے "حسن سلوک" کیا جائیگا۔ حضرت مولانا مرحوم نے یہ بات ملتان لوہاری گیٹ والے دفتر کے ایک کھلے کمرے میں باقاعدہ ایک اجلاس میں کھلے بندوں میں سنائی (لیکن حضرت امیر شریعت کو کبھی نہ سنائی) ایک احرار ورکر (جو بقید حیات ہیں اور آج جمعیت علماء اسلام فضل الرحمن گروپ کے سرگرم رہنما ہیں) کے اعتراض پر حضرت مولانا برہم ہو گئے اور فرمایا اگر اسلام میں قتل جائز ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔

۵۸ء سے ۶۱ء تک دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ ہونے کی وجہ سے ہی سیل رہا۔

۶۲ء میں جب تمام جماعتیں آزاد ہوئیں تو مجلس احرار اسلام بھی آزاد ہو گئی۔ پابندی اٹھنے کے بعد حضرت قبلہ شیخ حسام الدین صاحب نے ملتان کے اسی دفتر (تحفظ ختم نبوت) کے ایک کمرے میں مجلس احرار اسلام کی

تنظیم نو کا اعلان فرمایا۔

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو؟

مجھے یاد ہے وہ ذرا ذرا!

۶...... یہ بات بھی ریکارڈ پر موجود ہے کہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ نے ۵۸ء کے بعد مسلسل یہ بات جلسہ عام میں فرمانی شروع کر دی کہ:۔

"میرا مجلس احرار اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا خادم ہوں۔"

انہیں ان خیالات کے اظہار سے روکا گیا۔ تو وہ برہم ہو گئے۔

گذشتہ کئی برس سے مسلسل بعض ناعاقبت اندیش اور ان پڑھ تاریخ نویس ریکارڈ خراب کر رہے ہیں۔ اور اپنی اس تاریخی غلطی پر مسرور بھی ہیں۔ میں نے یہ سطور صرف ریکارڈ کی اصلاح کے لئے لکھ دی ہیں۔ کسی شخص کی توہین ہر گز مطلوب نہیں۔ موضوع اپنی اہمیت کے لحاظ سے مستقل کتاب کا مقتضی ہے اور انصاف چاہتا ہے۔ ہماری گزشتہ تیس برسوں کی خاموشی کو شرافت کی بجائے کمزوری پر محمول کیا گیا مگر اب پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ چشم دید حقائق پر مبنی مستقل کتاب عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

(عطاء المحسن بخاری)

بلاتبصرہ:

جہاں اپوا ثقافت ہو وہاں حیوان تو ہو گا!

جہاں مخلوط صنفیں ہوں وہاں شیطان تو ہو گا۔

سیدھی سادی لڑکیاں اداکاری کے شوق میں ٹی، وی سنٹر نہ جائیں:

(سکینہ سموں)

مخلوط ماحول میں قربتیں کچھ عجیب نہیں ہوتیں بڑے بڑے مگر مچھ منہ کھولے بیٹھے ہیں۔

اسلام آباد (پی پی اے) پاکستان ٹیلی ویژن مکمل طور پر عشق و محبت کا مرکز بن چکا ہے۔ یہ ایک فطری فعل ہے کہ جہاں بھی مرد و زن باہم کام کریں گے۔ تو کوئی انہونی بات نہیں ہو گی۔ وہ ایک دوسرے میں کشش محسوس کرنے لگیں گے۔ مخلوط ماحول میں قربتیں کچھ عجیب نہیں ہوتیں۔ ٹی وی کے اس دور آشنہ کے بارے میں اداکارہ سکینہ سموں نے کہا کہ میرا مشورہ ہے کہ سیدھی سادی لڑکیاں ٹی وی سٹیشن اداکاری کے شوق میں نہ جائیں۔ کیونکہ وہاں بڑے بڑے مگر مچھ بیٹھے ہیں جو انہیں ہڑپ کر جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹی وی سٹیشن کوئی مساجد نہیں ہوتے کہ وہاں عورتیں اپنے آپ کو لپیٹ کر جائیں۔ میں خاموشی سے چادر لپیٹ کر آتی ہوں۔ اس موقعہ پر اداکارہ لبنیٰ ندیم جو اپنے بھائی کے ساتھ ٹی وی سٹیشن جایا کرتی تھیں نے کہا کہ پروڈیوسروں کو میری یہ بات ہر گز پسند نہیں کہ میں بھائی کے ساتھ کیوں آتی ہوں۔ کیونکہ مجھے انکی لمبی گھاتوں اور جذباتی وارداتوں کا اندازہ ہے۔

"روزنامہ نوائے وقت" ملتان ۶ مارچ ۹۴ء ص ۶